Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۹۳ھ، ۲۸ وفا ۱۳۵۲ ہش، ۲۸ جولائی ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۷۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے متعلق تازہ اطلاع

(مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے)

(بذریعہ ڈاک) "۱۷ جولائی بروز منگل:۔ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور پونے بارہ بجے قبل از دوپہر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ یہاں سے سولہ میل کے فاصلے پر Windermere ہوتے ہوئے حضور Grasmere، Newby Bridge اور Ambleside تشریف لے گئے۔ شام سات بجے کے قریب حضور واپس ہوٹل میں تشریف لے آئے۔

۱۸ جولائی بروز بدھ:۔ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ بارہ بجے دوپہر حضور سیر کیلئے تشریف لے گئے۔ [illegible] ہوتے ہوئے حضور Kirkstone Pass تشریف لے گئے۔ یہ جگہ سطح سمندر سے پندرہ سو فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ کچھ دیر کے لئے رکتے ہوئے حضور [illegible] اور [illegible] Town اور Kendal ہوتے ہوئے شام کے سات بجے کے قریب واپس ہوٹل تشریف لائے۔"

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور بخیریت اور کامیابی کے ساتھ مراجعت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

فضل عمر درس القرآن کلاس کا افتتاح

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی فضل عمر درس القرآن کلاس کا افتتاح ۲۸ جولائی بروز ہفتہ بوقت سوا سات بجے صبح مسجد مبارک ربوہ میں فرمائیں گے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲/۶/۷۳ میں ارشاد فرمایا تھا کہ دارالاقامہ بند کر دیا گیا ہے اور یہ انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت کر دیا گیا ہے۔ مگر اس ادارہ سے تعلق رکھنے والے طلباء کے لئے اخراجات کی ضرورت بدستور ہوگی۔ اسلئے پہلے جو رقوم براہ راست دارالاقامہ کو بھجوائی جاتی تھیں آئندہ ایسی رقوم نظارت بیت المال آمد میں بھجوائی جایا کریں۔ حضور نے اس مد کا نام النصرت دارالاقامہ کی بجائے "مد امداد طلبہ" منظور فرمایا ہے۔ جو دوست دارالاقامہ کے سلسلہ میں رقوم بھجواتے رہے ہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ آئندہ بھی یہ کار خیر جاری رکھیں۔ رقوم النصرت دارالاقامہ کی بجائے صدر انجمن احمدیہ میں "مد امداد طلبہ" میں بھجوائی جائیں۔ امراء کرام اور صدر صاحبان بھی نام کی تبدیلی نوٹ فرما لیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

راستبازی اور تقویٰ کے ہتھیاروں سے ایمان کی دولت کی حفاظت کرو

ایمان کا چور شیطان ہے، وہ اُس وقت حملہ کرتا ہے جب انسان گناہ کی تاریکی میں مبتلا ہوتا ہے

"توبہ کے فوائد میں سے ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کا حافظ و نگران ہو جاتا ہے اور ساری بلاؤں کو دور کر دیتا ہے اور اُن منصوبوں سے جو دشمن اس کے لئے تیار کرتے ہیں اُن سے محفوظ رکھتا ہے اور اُس کا یہ فضل اور برکت کسی سے خاص نہیں بلکہ جس قدر بندے ہیں خدا تعالیٰ کے ہی ہیں۔ اس لئے ہر ایک شخص جو اُس کی طرف آتا ہے اور اس کے احکام اور اوامر کی پیروی کرتا ہے وہ بھی ایسا ہی ہوگا جیسے پہلا شخص جو توبہ کر چکا ہے وہ ہر ایک سچی توبہ کرنے والے کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے اور اُس سے محبت کرتا ہے۔

قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان ایک نعمت کی قدر نہیں کرتا تو وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ دیکھو جن چیزوں کی تم قدر کرتے ہو اُن کو صندوقوں میں بڑی حفاظت سے رکھتے ہو۔ اگر ایسا نہ کرو تو وہ ضائع ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح اُس مال کا جو ایمان کا مال ہے چور شیطان ہے۔ اگر اس کو بچا کر دل کے صندوقوں میں احتیاط سے نہ رکھو گے تو چور آئے گا اور لے جائے گا۔ یہ چور بہت ہی خطرناک ہے۔ دوسرے چور جو اندھیری راتوں میں آکر نقب لگاتے ہیں وہ اکثر پکڑے جاتے ہیں اور سزا پاتے ہیں۔ لیکن یہ چور ایسا ہے کہ ابھی پکڑا نہ جائے گا۔ یہ اُس وقت آتا ہے جب گناہ کی تاریکی پھیل جاتی ہے۔ کیونکہ چور اور روشنی میں دشمنی ہے۔ جب انسان اپنا منہ خدا کی طرف رکھتا ہے اور اسی کی طرف رجوع اور توجہ کرتا ہے تو وہ روشنی میں ہوتا ہے۔ اور شیطان کو کوئی موقعہ اپنی دستبرد کا نہیں ملتا۔

پس کوشش کرو کہ تمہارے ہاتھوں میں ہمیشہ روشنی رہے۔ اگر غفلت بڑھے گی تو یہ چور آئے گا اور سارا اندوختہ لے جائے گا اور تم برباد ہو جاؤ گے۔ اس لئے اس اندوختہ کو احتیاط اور اپنی راستبازی اور تقویٰ کے ہتھیاروں سے محفوظ رکھو۔ یہ ایسی چیز نہیں ہے کہ اس کے ضائع ہونے سے کچھ حرج نہ ہو بلکہ اگر یہ اندوختہ جاتا رہا تو ہلاکت ہے اور ہمیشہ کی زندگی سے محروم ہو جاؤ گے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۵۵، ۱۵۶)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبد الحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۸ ماہ وفا ۱۳۵۲ھ

اشاعت و ترویجِ قرآن کی آسمانی سکیم اور اس کی ایک اہم کڑی

خیرِ اُمت پر زوال کیوں آیا؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جو صدیوں سے مسلمانوں کے لئے ایک عقدۂ لاینحل بنا ہوا ہے اسلئے نہیں کہ انہیں اِس سوال کا صحیح جواب معلوم نہیں بلکہ اِس لئے کہ اِس سوال کے صحیح جواب کی روشنی میں صحیح راہِ عمل اختیار کرنے سے وہ عاجز ہیں۔ جواب سب کو ہی معلوم ہے اور آئے دن اس کا تذکرہ بیانوں، تقریروں، مضامین اور کتابوں میں اکثر آتا رہتا ہے۔ اِسکے باوجود کوئی نہیں جو صحیح راہِ عمل اختیار کرنے پر آمادہ ہو۔ صحیح جواب معلوم ہونے کے باوجود راہ وہ اختیار کی جاتی ہے جو سراسر تباہی کی طرف لے جانے والی ہے۔

اِس سوال کا جواب جو قریباً سب کی ہی زبانوں پر ہے یہ ہے کہ زوال اِس لئے آیا کہ مسلمانوں نے قرآن جیسی کامل و مکمل اور اکمل کتاب کو چھوڑ دیا اور اسکی لازوال و بے مثال تعلیم کو سراسر فراموش کر دیا۔ اِس کے باوجود کوئی نہیں جو قرآن کی طرف لَوٹنے اور انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اسے اپنا دستور العمل بنانے کیلئے تیار ہو۔ کوششیں کی جاتی ہیں، دوڑ دھوپ اور اچھی خاصی سرگرمی کا مظاہرہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کا قدم ترقی کی طرف اُٹھنے لگے اور کھویا ہوا وقار پھر بحال ہو جائے۔ لیکن ان تمام کوششوں اور سرگرمیوں کا رُخ مخالف سمت میں ہی ہوتا ہے۔ ہر کسی نے مغربی دنیا کو قبلہ بنا رکھا ہے اور ہر کسی کے دل میں یہی سمایا ہوا ہے کہ مسلمان اگر ترقی کر سکتے ہیں تو مغربی اصولوں کو اپنا کر اور اُن پر عمل پیرا ہو کر ہی کر سکتے ہیں۔ فی زمانہ مسلمانوں کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی ظاہری تعظیم و تکریم کے باوجود وہ اس پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

اللہ تعالےٰ جس نے قرآن مجید کو قیامت تک کے لئے نوعِ انسان کی فلاح و نجاح کا ذریعہ بنایا ہے یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ قرآن سے رُوگردانی کرنے اور تباہی کی طرف سرپٹ دَوڑنے والے مسلمانوں کو اُن کے حال پر چھوڑ دیتا اور اس طرح پوری نوعِ انسانی کی فلاح و نجاح کی راہ مسدود ہونے دیتا۔ اُس نے اپنے وعدہ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوحانی فرزندِ جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو احیاءِ و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا۔ چنانچہ آپؑ نے اپنی بعثت کی اغراض میں سے ایک بنیادی غرض کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خداوند تعالیٰ نے اِس احقر العباد کو اِس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشانِ آسمانی اور خوارقِ غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیماتِ حقّۂ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرماوے اور اپنی حجت ان پر پوری کرے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۷۴، ۵۷۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

آپؑ نے صرف یہ نہیں فرمایا کہ مسلمانوں کے زوال کا اصل سبب قرآن سے رُوگردانی ہے۔ یہ تو بعض دوسرے لوگ بھی کہہ رہے تھے۔ آپؑ نے اِس سے بڑھ کر یہ اعلان فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اسلئے مبعوث فرمایا ہے تا تعلیماتِ حقّۂ قرآنی کو جنہیں خود مسلمانوں نے چھوڑ دیا ہے ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج کیا جائے۔ آپ نے دوسروں کو قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا کرانے میں عجز کا اظہار نہیں کیا بلکہ پوری تحدی سے یہ اعلان فرمایا کہ اب میرے آنے کی وجہ سے قرآنی تعلیمات ہر قوم اور ہر ملک میں نہ صرف شائع ہوں گی بلکہ رائج اور نافذ العمل ہو کر رہیں گی۔ پھر آپؑ نے محض یہ دعویٰ ہی نہیں فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں فی الحقیقت ایسا کر دکھایا۔ اِس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ آج آپؑ کی قائم کردہ جماعت یعنی جماعتِ احمدیہ کو آپؑ کے بعد قائم ہونے والے خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے دُنیا بھر میں قرآن مجید کی نہایت وسیع پیمانہ پر اشاعت کا فریضہ نہایت مہتم بالشان طریق پر سرانجام دینے کی غیر معمولی توفیق ملتی چلی آ رہی۔ روئے زمین پر آج یہی ایک جماعت ہے جو قرآن مجید کو دنیا کی مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ہر ملک اور ہر قوم کے درمیان پھیلانے میں کوشاں ہے۔ اطراف و جوانبِ عالم میں لاکھوں افراد ایسے ہیں جنہوں نے قرآنی تعلیماتِ حقّہ کو اپنا دستور العمل بنا کر اپنی زندگیوں کو یکسر بدل ڈالا ہے۔ اور ایسے افراد کی تعداد تو کروڑوں سے کسی صورت کم نہیں جو قرآنی تعلیمات کا مطالعہ کرنے کے بعد اس کے حسن و جمال اور اس کی لازوال افادیت کے دل سے قائل ہو چکے ہیں۔ گو ابھی انہوں نے اسے قبول نہیں کیا ہے لیکن وہ اسے قبول کرنے کی طرف مائل ہو چکے ہیں۔ ایک وقت آئیگا کہ جب ایسے کروڑوں کروڑ انسانوں کے اسلام میں داخل ہونے سے یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا نظارہ دنیا بچشم خود دیکھ لے گی۔

جماعتِ احمدیہ کو عالمگیر سطح پر اشاعت و ترویج قرآن کا فریضہ اِس مہتم بالشان طریق پر سرانجام دینے کی توفیق اِس لئے ملتی چلی آ رہی ہے کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے اپنے متبعین کے دلوں میں قرآن سے محبت اور پیار کا بے انتہا جذبہ پیدا کر دکھایا اور پھر انہیں قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا کرا کے ان میں یہ تڑپ اور یہ لگن پیدا کر دکھائی کہ وہ اِن تعلیمات کو دُنیا کے ہر فردِ بشر تک پہنچائیں تا دنیا کا کوئی انسان بھی زندگی کے اِس چشمہ سے محروم نہ رہے۔ محبّت و پیار کے بے پناہ جذبہ کے ماتحت قرآنی علوم و معارف حاصل کرنا، اس کے انوار سے اپنے سینوں کو منور کرنا، اس کے احکام کو اپنا دستور العمل بنانا اور پھر دنیا کی ہر قوم اور ہر ملک کو ان علوم و معارف اور ان انوار سے بہرہ ور کرنا جماعتِ احمدیہ کا طرّۂ امتیاز ہے جس سے وہ دنیا بھر میں پہچانی اور شناخت کی جاتی ہے۔

اِس طرّۂ امتیاز کو دوام بخشنے اور اسے نمایاں سے نمایاں اور درخشاں سے درخشاں تر کرنے کی غرض سے ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت میں تعلیم القرآن کی تحریک جاری فرمائی ہوئی ہے اور اسی کی ایک اہم کڑی فضل عمر تعلیم القرآن کلاس بھی ہے جو امسال ۲۸ ماہ وفا (جولائی) سے مرکز سلسلہ میں شروع ہو رہی ہے اور ۲۷ ظہور (اگست) تک جاری رہے گی۔ اِس کلاس کی غرض یہی ہے کہ احباب جماعت کے اندر قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے اور ان سے اپنے قلوب و اذہان کو منور کرنے کی اہلیت پروان چڑھے اور پھر وہ ایک دنیا کو ان سے بہرہ ور اور منور کرنے کا وسیلہ ثابت ہوتے چلے جائیں۔ پس یہ کلاس کوئی معمولی کلاس نہیں ہے۔ بلکہ یہ قرآنی علوم و معارف کو دنیا بھر میں عام کرنے اور اقوامِ عالم کو قرآن مجید کا دالہ و شیدا بنانے کی آسمانی سکیم کی ایک اہم کڑی ہے۔ اِس کلاس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانا احباب جماعت کا اوّلین فرض ہے۔ اِس میں پورے تعہد کے ساتھ شریک ہونے اور اس سے صحیح طور پر استفادہ کرنے کے نتیجہ میں ان میں نہ صرف خود قرآنی علوم سے بہرہ ور ہونے کی اہلیت ترقی کرے گی بلکہ وہ اِس طرح دوسری اقوام کو بھی اِس اہلیت سے ہمکنار کرنے کی آسمانی جد و جہد میں حصہ دار بننے کی سعادت سے بہرہ یاب ہوں گے۔ اِس کلاس میں شرکت کرنا دراصل تعلیماتِ حقّۂ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج کرنے کی خدائی تقدیر کے بروئے کار آنے میں حصہ دار بننا ہے اور یہ ایک نہایت ہی عظیم الشان سعادت ہے جس سے بہرہ ور ہونا انسان کی خوش بختی اور خوش قسمتی پر دلالت کرتا ہے۔

⁂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا محمد یعقوب خان صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

از محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن

فروری ۱۹۵۹ء میں خاکسار انگلستان پہنچا۔ ان دنوں ووکنگ مسجد کے امام محترم مولانا محمد یعقوب خان صاحب مرحوم تھے انہی دنوں کی بات ہے کہ مجھے میرے نانا جان حضرت قاضی محمد یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک خط موصول ہوا۔ جس میں یہ ہدایت بھی تھی کہ ساتھ والا دوسرا خط میں محترم مولانا یعقوب خان صاحب کو دے کر اُن سے جواب حاصل کرکے حضرت قاضی صاحبؓ کو بھجوا دوں اس خط میں حضرت قاضی صاحبؓ نے مولانا محمد یعقوب خان صاحب مرحوم کو مخاطب کر کے لکھا تھا کہ آپ میرے ذریعہ اُن دنوں احمدی ہوئے جبکہ آپ اسلامیہ کالج پشاور میں زیر تعلیم تھے اور میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی تو ان کو ظلی (اور امتی) نبی سمجھ کر کی تھی اور بعد میں جب آپ کو تبلیغ کی تھی تو حضور مسیح پاک علیہ السلام کی اسی نبوت کا ہی ذکر تھا جس کو آپ نے تسلیم کیا تھا۔ آپ کیوں اس عہد سے پھر رہے ہیں جو آپ نے بیعت کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کو تسلیم کرکے کیا تھا۔

خاکسار نے یہ خط بذریعہ ڈاک مولانا صاحب مرحوم کی خدمت میں بھجوا دیا۔ چند دن کے بعد محترم مولانا صاحب نے پشتو میں خاکسار کو خط لکھا جس میں خاکسار کو انگلستان میں خوش آمدید کہنے کے بعد لکھا تھا کہ میری طرف سے حضرت قاضی صاحبؓ کو یہ پیغام پہنچا دیں کہ آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ حرف بحرف صحیح ہے۔ میری طرف یہ درخواست ہے کہ آپ دعا فرمائیں کہ کشتی جو ساحل سے دور جا چکی ہے۔ وہ واپس ساحل تک آ جائے خاکسار کو اس خط سے کچھ حیرت ہوئی کہ ایک ایسا شخص جو اہل پیغام کی طرف سے مسجد ووکنگ کا امام ہے کیونکر یہ لکھ سکتا ہے کہ حضرت قاضی صاحب کے اس فرمانے کے ساتھ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ظلی اور امتی نبوت کے مقام پر فائز ہیں۔ میں پوری طرح متفق ہوں۔ بہرکیف خاکسار نے وہ خط تو حضرت قاضی صاحبؓ کو بھجوا دیا اور ایک خط حضور خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لکھا جس میں یہ تمام واقعہ تحریر کیا حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا کہ اہل پیغام میں مولانا یعقوب خان صاحب شریف الطبع انسان ہیں ان سے تعلق قائم رکھو۔ چنانچہ خاکسار اس کے بعد متعدد مرتبہ ووکنگ ان کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا تین مرتبہ محترم مولانا یعقوب خان صاحب مرحوم خاکسار کے پاس لندن مشن میں تشریف لائے اور ہر مرتبہ سارا دن مشن میں رہے

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو سندھ کے دورہ کے دوران کا حادثہ پیش آیا۔ اُن دنوں مجھے ووکنگ سے محترم مولانا یعقوب خان صاحب مرحوم کا فون آیا کہ سنا ہے حضور کو حادثہ پیش آگیا ہے۔ خاکسار نے ان کو جب حادثہ کی تفاصیل بتائیں تو اس بات پر بہت افسوس کا اظہار کیا کہ ان کو پہلے کیوں اطلاع نہیں دی گئی۔ تاکہ وہ دعا کی توفیق پاتے۔ میں نے کہا کہ میں نے کسی ایسے شخص کو اطلاع دینی مناسب نہ سمجھی جو بغض محمود میں مبتلا ہو۔ جب میں نے یہ کہا تو آپ بہت ہی ناراض ہوئے اور بار بار کہا کہ تم نے میرا دل بہت دکھایا ہے۔ پھر کہا کہ جو شخص بھی حضرت محمود سے بغض رکھتا ہو۔ وہ احمدی نہیں ہو سکتا۔ وہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شبانہ دعاؤں کے وارث ہیں اُن سے بغض کرنے والا شخص حضرت مسیح پاک علیہ السلام سے محبت نہیں کر سکتا۔ پھر مجھے تاکید کی کہ اب جب بھی صحت کی اطلاع ملتی رہے میں ان کو بھی اطلاع دیتا رہوں۔ انہی دنوں ملاقات کے دوران کہنے لگے کہ ان دنوں حضور کی صحت یابی کے لئے میں نے بڑی دعائیں کیں ہیں۔ ساتھ ہی کہنے لگے کہ اس زمانہ میں حضرت محمودؓ سے بڑا انسان کوئی نہیں ہے۔

ایک مرتبہ جب محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب انگلستان تشریف لائے ہوئے تھے۔ مجھے محترم مولانا یعقوب خان صاحب نے فرمایا کہ میری طرف سے محترم صاحبزادہ صاحب کو ووکنگ آنے کی دعوت دو میں چاہتا ہوں کہ ووکنگ مسجد و مشن ہاؤس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل کے کسی فرد کے آنے کی برکت حاصل ہو جائے۔

میں نے مکرم صاحبزادہ صاحب عرض کیا انہوں نے دعوت منظور فرمالی چنانچہ ہم چند دوست محترم صاحبزادہ صاحب کی معیت میں ووکنگ گئے کھانے کے وقت مکرم مولانا صاحب نے محترم میاں صاحب کو فرمایا کہ غالباً آپ خاندانِ مسیح موعود علیہ السلام میں سے پہلے فرد ہیں۔ جنہوں نے ووکنگ مشن کو اپنے آنے سے برکت بخشی ہے محترم میاں صاحب نے فرمایا کہ جہاں تک اُن کو یاد پڑتا ہے اُن سے پہلے بھی خاندان کے چند افراد ووکنگ مسجد دیکھنے آ چکے ہیں۔ کھانے کے دوران محترم مولانا صاحب زیادہ وقت حضور خلیفۃ ثانیؓ کو خراجِ عقیدت پیش کرتے رہے اور حضور اقدسؓ کی کشمیر کی آزادی کے لئے جدوجہد کے واقعات سناتے رہے۔

انگلستان سے واپسی سے چند دن پہلے خاکسار کو فون کیا کہ میں عنقریب واپس جانے والا ہوں اسلئے میں چاہتا ہوں کہ ایک دن آپ کے پاس مسجد میں گذاروں لیکن چونکہ میں سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتا اور تم تیسری منزل پر رہتے ہو اسلئے کیا یہ ممکن ہوگا کہ نیچے انتظام ہو جائے۔ میں نے کہا کہ مشن ہاؤس کے ڈرائنگ روم میں آپ کے آرام کے لئے انتظام ہو جائیگا۔ جو نچلی منزل پر ہے چنانچہ آپ تشریف لائے کھانا ہمارے ساتھ کھایا اور دن بھر مسجد میں رہے۔

ان کی بیعت خلافت ثالثہ سے ڈیڑھ ماہ پہلے خاکسار کے دل میں بڑے زور سے یہ تحریک پیدا ہوئی کہ محترم مولانا صاحب مرحوم کو خط لکھکر بیعت کی ترغیب دلاؤں۔ ان دنوں محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ایدہ اللہ تشریف فرما تھے خاکسار نے ان سے ذکر کیا کہ کیا ایسا خط لکھنا مناسب ہوگا آپ نے فرمایا کہ ضرور لکھنا چاہیئے شاید اللہ تعالیٰ اُن کا سینہ کھولدے۔ چنانچہ خاکسار نے ایک لمبا خط ان کو لکھا۔ جس کے آخر میں یہ بھی لکھا کہ عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ آپ کی عمر اب اس مرحلہ میں داخل ہو چکی ہے کہ کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آسکتا ہے اسلئے اب وقت ہے کہ خلافت ثالثہ کی بیعت کرکے اپنا انجام بخیر کرلیں۔ یہ خط ان کو مل گیا تھا۔ ان کی طرف سے ایک دوست نے مجھے لکھا کہ وہ خود خط نہیں لکھ سکتے لیکن تمہارا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

کچھ عرصہ بعد ان کی بیعت کی اطلاع الفضل میں چھپی۔ فالحمد للہ

خاکسار جب پچھلے سال مرکز ربوہ گیا تو محترم مولانا صاحب مرحوم سے مشاورت کے . . . ایام میں ملاقات ہوئی۔ فرمانے لگے ۔ ووکنگ کا کیا حال ہے ۔ خاکسار کے بتانے پر کہ اب یہ مسجد اہل پیغام کے ہاتھوں سے نکل چکی ہے۔ فرمانے لگے کہ اچھا ہوا جس مسجد میں حضرت مسیح موعود کی تعلیم کی ہی مخالفت ہو۔ وہ اہل پیغام کے پاس کیونکر رہ سکتی تھی۔ پھر فرمایا کہ اہل پیغام کو اس سے سبق حاصل ہو اور وہ سب خلافتِ احمدیہ کی بیعت کرکے اپنی نجات کے سامان کر لیں۔

یہ خاکسار کی اُن سے آخری ملاقات تھی۔ محترم مولانا صاحب مرحوم کے دل میں خلافت کی اہمیت اور محبت ایک زمانہ سے قائم تھی لیکن جب انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پُرنور اور مبارک چہرہ دیکھا تو بس گھائل ہوگئے اور ذاتی وجاہت اور دنیاوی اثر و رسوخ کی پرواہ کئے بغیر خلافت کے پروانوں میں شامل ہوگئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندگی و ترقی کا ضامن ــــ صحیفہ نورانی

مکرم عبدالوہاب احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ اوکاڑہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض احیاء دین اور قیام شریعت ہے یعنی دنیائے گم گشتہ راہ کو اسلامی تعلیم سے آراستہ اور قرآنی انوار سے منور کرنا۔ آپ ہمیشہ اسی فکر میں رہتے تھے کہ دنیا قرآن کو رہنما بنائے اور فلاح دارین حاصل کرے۔ آپ کو یہ فطری جذبہ اسی ہم و غم میں مستغرق رکھتا کہ غلبۂ اسلام اور غلبہ قرآن کا سورج طلوع ہو۔

آپ فرماتے ہیں:

"میرے لئے تو قرآن ہی کا فکر مقدم پڑا ہوا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۳۲۷)

مسلمانوں نے جب قرآنی تعلیم سے آزاد ہو کر عقل و نقل کو اپنا راہنما بنایا تو بجائے بام عروج کو چھونے کے قعر مذلت میں جا گرے۔ مسیح پاک علیہ السلام نے اس کا نقشہ یوں کھینچا ہے

؎ مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی عزت و شرف اور ترقی و کامیابی کو قرآن عظیم سے وابستہ کیا ہے اور جو اس سے ہٹ کر کسی اور طریق اور تہذیب کو اپنا کر کامیابی اور ترقی کا متلاشی ہے وہ خیال خام میں مبتلا ہے کیونکہ بجز قرآن ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ اسلام کی بہتری اور زندگی مغربی دنیا کو قبلہ بنا کر چاہتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کامیاب وہی ہوں گے جو قرآن کریم کے ماتحت چلتے ہیں۔ ... ... جب تک مسلمانوں کا رجوع قرآن شریف کی طرف نہ ہوگا ان میں وہ ایمان پیدا نہ ہوگا یہ درست نہ ہوں گے۔ عزت اور عروج اسی راہ سے آئے گا جس راہ سے پہلے آیا۔ ... تم اگر کتاب اللہ کو چھوڑو گے تو تمہارے لئے اسی دنیا میں جہنم موجود ہے۔" (ملفوظات جلد دوم ص ۱۵۷، ص ۱۵۸، ص ۱۵۹)

قرآن مجید جیسی عظیم کتاب کے مقابلہ میں دنیا کے تمام فلسفے اور علوم لاشئ محض ہیں۔ بڑے بڑے حکیم فلاسفر اور ماہرین علوم اس کے سامنے بے بس ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"ایک ایم اے ایل ایل بی، ایک پروفیسر، ایک ڈاکٹر، یا ایک فوج کا ماہر بعض دفعہ وہ کچھ بیان نہیں کر سکتا جو خدا تعالیٰ ایک امی کی زبان سے بیان کروا دیتا ہے اس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ ان کے علم کا منبع زید اور بکر کی کتابیں ہیں لیکن میرے سارے علم کا منبع خدا تعالیٰ کی کتاب ہے ... ... قرآن کریم میں ایسے علوم موجود ہیں جو دوسری کتب میں نہیں پھر یہ کس قدر بدقسمتی ہوگی کہ ہمارے گھر میں تو خزانہ پڑا ہو اور ہم دوسروں سے پیسہ پیسہ مانگ رہے ہوں۔ ہمارے گھر میں سونے کی کان پڑی ہو اور دوسروں کے سامنے دست سوال دراز کر رہے ہوں ... ... پس قرآن کریم پڑھنے اور اسے سمجھنے کی کوشش کرو ... ... اور اس قدر قرآن کریم کو اپنے اندر داخل کر لو کہ تمہارے سارے علوم قرآنی بن جائیں اور تم دنیوی علوم کے بھی استاد بن جاؤ۔" (الفضل خطبہ جمعہ ۱۸ اپریل ۱۹۴۸ء)

آج صفحہ ہستی پر قرآن کریم ہی وہ صحیفہ آسمانی ہے جو ہماری ترقیات اور زندگی کا ضامن ہے اسے چھوڑ کر ترقیات ایک موہوم خیال ہے اور ہماری زندگی عبث ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

قرآن کریم

"قرآن کریم ہی ہماری زندگی اور روح ہے اگر قرآن کریم کی عطا کردہ زندگی ہم میں نہ ہو تو ایک مردہ لاشہ ہیں۔" (خطبہ جمعہ الفضل ۱۷ مارچ ۱۹۶۹ء)

پس اے فرزندان احمدیت جب حقیقی زندگی قرآن عظیم سے ملتی ہے تو ہمیں اس زندگی کو حاصل کرنے اور اس منبع علوم و انوار سے اپنے آپ کو آراستہ کرنے اور دوسروں کو اس کے حلقۂ نور میں شامل کرنے کی بھرپور کوشش و جدوجہد کرنی چاہیے۔ مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی قرآن پر بے حد زور دیا ہے۔ فضل عمر درس القرآن کلاس اسی فرض کی بجاآوری کے لئے ایک نادر موقعہ ہے۔ احباب جماعت امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس سنہری موقعہ سے بکثرت استفادہ کی سعی فرمائیں۔ خدا کرے کہ ہم اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ کے اس ارشاد

"قرآن کریم کے نور سے خود بھی منور ہوں اور پھر اس نور کی دنیا میں اشاعت بھی کریں" (الفضل ۱۷ اگست ۱۹۶۶ء)

کے مصداق ثابت ہوتے رہیں۔ (اللھم آمین)

عظیم الشان بشارت

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اس وقت جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے وہ ایسا عظیم الشان ہے کہ جس کی مثال اس سے پہلے دنیا میں نہیں ملتی۔ اس کی بنیاد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھی تھی مگر اس کو مکمل کرنا اب ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔"

نیز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بشارت بھی دی اور آپ سے یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ میں تجھے مخلصین کی ایک جماعت دوں گا جو ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی اس مہم کو کامیابی سے چلائے گی۔"

احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں اسلام کو کل ادیان پر غالب کرنے کے لئے اپنے عزیز اموال اور اوقات کی زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کریں۔ اور تحریک جدید کے مالی جہاد میں جو وعدے کئے ہیں۔ ان کی جلد از جلد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ سے اس کے فضلوں کے وارث ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

موصی حضرات کی سہولت کی خاطر صدر انجمن احمدیہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے وصایا سے متعلق ہر قسم جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تشخیص وغیرہ کا سارا کام صیغہ بہشتی مقبرہ کے تحت ناظم تشخیص جائیداد کے ذمہ مقرر فرمایا ہے۔ لہذا احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ آئندہ سے اس ضمن میں جملہ خط و کتابت ناظم جائیداد کی بجائے صیغہ بہشتی مقبرہ کے شعبہ ناظم تشخیص جائیداد سے فرمائیں۔

(ناظم جائیداد۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ (صدر لجنہ اماء اللہ خان لیہ) عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (اللہ بخش سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خان لیہ)

۲۔ خاکسار کے ہم زلف محمد شریف صاحب سابق معلم وقف جدید تین چار ماہ سے بعارضہ بخار صاحب فراش ہیں۔ احباب کرام سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد رفیع سیکرٹری مال جماعت احمدیہ [illegible] آباد ضلع سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا ۲

مسل نمبر ۲۱۲۸۷

میں ملک حبیب احمد ولد امام بخش صاحب قوم اعوان پیشہ ... عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲-۷-۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) ایک کچا مکان واقع ... ضلع جہلم مالیتی ۲۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۷۲/- روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: ملک حبیب احمد ولد امام بخش مرحوم ۱۵۴/ ایف جیل روڈ ... کراچی

گواہ شد: عبدالمجید ولد عبدالرحیم صاحب مرحوم پریذیڈنٹ حلقہ مارٹن روڈ ۱۹۶۱ ایر کالونی - کراچی

گواہ شد: ناز احمد ناصر ولد مہر الدین عادل مرحوم ۲/۲۶ جہانگیر اسٹیٹ کراچی ۵

مسل نمبر ۲۱۲۸۸

میں نواب بی بی زوجہ فضل الٰہی صاحب قوم جٹ پڈھار پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن صدابو پڈھار ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی ۵ تولے مالیتی ۱۷۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: نواب بی بی زوجہ فضل الٰہی صاحب ... پڈھار ڈاکخانہ ... ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: ... احمد ... صدابو پڈھار

گواہ شد: ... سیکرٹری مال جماعت احمدیہ صدابو پڈھار ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۱۲۸۹

میں صغریٰ بیگم زوجہ قاری عبدالرشید صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۲۵۰/- روپے
۲- زیور طلائی ۲ ماشے ۱۲۵/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے ۲۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ: صغریٰ بیگم زوجہ عبدالرشید صاحب ۱۸ ام پیپلز کالونی لائل پور

گواہ شد: ظفر اللہ خان ... صدر حلقہ پیپلز کالونی لائل پور

گواہ شد: قاری عبدالرشید خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۱۲۹۰

میں محمد الدین ولد حسام دین صاحب قوم چوہان راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج ۱۵... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد ہے جو اس وقت ۱۱۵/- روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا جاؤں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد: محمد الدین ولد حسام دین کوٹلی چک ۱۰ ڈاکخانہ چوہڑ چک ۱۰ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: محمد ابراہیم ولد اللہ دتہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ چک چہور ۱۰ - شیخوپورہ

گواہ شد: مولوی ... ولد ... چک ۱۰ ... ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۱۲۹۱

میں ملک وسیم احمد ساجد ولد ملک محمد ابراہیم صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ تجارت عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیرو چک ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰/- روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: ملک وسیم احمد ساجد ساکن پیرو چک ڈاکخانہ خاص تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: علی حیدر ... جماعت احمدیہ پیرو چک ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: صدر دین پیرو چک تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر ۲۱۲۹۲

میں ناصر احمد بھٹی ولد حسن محمد بھٹی صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۸/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۸۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد: ناصر احمد بھٹی محلہ دارالیمن شرقی مکان نمبر ۳۹/۱ ربوہ

گواہ شد: محمد اسلم لقمان خود معلم کلاس وقف جدید ربوہ

گواہ شد: کرامت اللہ نفل ولد محمد علی صاحب معلم وقف جدید ربوہ

مسل نمبر ۲۱۲۹۳

میں شوکت ملک بنت ملک عبدالرحمن صاحب قوم راٹھور راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ گلستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۶۶/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامتہ: شوکت ملک ۲۶/۱ گیس فیلڈ بوائز ... کوئٹہ

گواہ شد: محمد عبدالرحمن والد موصیہ ۲-۱۵/۱ گیس فیلڈ روڈ کوئٹہ۔

گواہ شد: عبدالمجید برادر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۱۲۹۴

میں نواب بی بی بیوہ غلام حیدر صاحب قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

حق مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: نواب بی بی بیوہ غلام حیدر صاحب مرحوم ... باغبانپورہ گوجرانوالہ

گواہ شد: سید احمد علی ولد حیات شاہ ... جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

گواہ شد: ڈاکٹر محمد رفیع ولد میاں غلام حیدر صاحب پسر موصیہ باغبانپورہ ۔ گوجرانوالہ

دانت اور مسوڑھے

خراب ہوں تو خون پیپ اور جراثیم غذا کے ساتھ معدہ اور انتڑیوں میں پہنچ کر کئی بیماریاں پیدا کرتے ہیں

اینٹی پائیوریا
اینٹی کیریز
ٹوتھ کیور

دانتوں کا بہترین علاج یقینی زود اثر

ڈاکٹر احمد ہومیو اینڈ بائیوکیمک ... ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ہسپتال سویڈرو (غانا) کے آؤٹ ڈور بلاک کا سنگِ بنیاد

سویڈرو (غانا) سے مکرمی ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال سویڈرو نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ :-

"مورخہ ۱۷ر جولائی ۱۹۷۳ء کو غانا کے امیر الحاج عطاء اللہ صاحب کلیم نے احمدیہ ہسپتال سویڈرو کے آؤٹ ڈور بلاک کا عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ سنگِ بنیاد رکھا۔ سینکڑوں افراد نے اس تقریب میں شمولیت کی۔ جماعت غانا کے پریذیڈنٹ الحاج حماز آرتھر نے اس موقعہ پر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا غانا میں ڈاکٹروں اور ٹیچروں کی بے لوث خدمت پر شکریہ ادا کیا۔ ہسپتال کی اس مستقل بلڈنگ میں ۲۵ بستروں کی گنجائش ہوگی۔ اپریشن تھیٹر اور ڈاکٹر انچارج صاحب کے لئے رہائشی کوارٹر بھی ہوگا۔ اس تقریب پر دو بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔"

یاد رہے کہ حال ہی میں سویڈرو ہسپتال کے لئے شہر کے وسط میں ایک عظیم الشان عمارت خرید لی گئی تھی۔ اس پختہ اور دو منزلہ عمارت کے دونوں جانب پکی سڑکیں ہیں جگہ ساتھ کنال ہے۔ بجلی، پانی، فلش وغیرہ کا انتظام ہے۔ یہ عمارت ہسپتال کے ان ڈور (INDOOR) حصہ کے طور پر استعمال ہوگی۔ اور اسی کے ساتھ آؤٹ ڈور (OUT DOOR) حصہ کی تعمیر کے لئے سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ اس عمارت کی تعمیر کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریباً چار لاکھ روپیہ کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

سویڈرو کا یہ ہسپتال مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب کی رہنمائی میں ۱۹۷۱ء میں کرایہ کی عمارت میں شروع ہوا تھا جب کہ اس کا افتتاح پاکستانی ہائی کمشنر نے کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ابتداء میں ہی فضل فرمایا اور سینکڑوں کی تعداد میں مریض روزانہ آنے شروع ہو گئے اور ہر ماہ بیسیوں اپریشن کئے جاتے رہے ہیں۔ اب بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیش نظر ہسپتال کے لئے مستقل اور وسیع عمارت کے اسباب بھی اللہ تعالیٰ نے غیب سے فرما دیئے ہیں الحمد للہ

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے ہم زلف مکرم چوہدری عبد الرزاق صاحب بقضائے الٰہی ۲۸ر جون کو وفات پا گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

مرحوم گزشتہ سال مئی کے مہینہ میں بیوی بچوں سمیت راولپنڈی سے ربوہ آ بسے تھے اور میرے پاس ہی مقیم تھے۔ خاموش طبع۔ رنجان مرنج۔ منکسر المزاج۔ اور احباب کی خدمت کا شوق رکھنے والے تھے پانچوں نمازیں مسجد میں ادا کرتے تھے۔ نفلی عبادت بھی بجا لاتے تھے سلسلہ کا ہر کام جو ان کے سپرد کیا جائے پوری ذمہ داری سے کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے محلہ میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

احباب محلہ نے تجہیز و تکفین میں پوری امداد فرمائی اور گرمی کی شدت کے باوجود ایک کثیر تعداد احباب کی جن میں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے جنازہ کے ساتھ قبرستان تک گئی اور اسلامی ہمدردی کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ میں ان سب کا شکر گزار ہوں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جناب سے بہتر جزا دے نیز درخواست کرتا ہوں کہ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی بیوہ اور بچوں کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(محمد اکرم خان غوری۔ دار الصدر شمالی۔ ربوہ)

بلدیہ ربوہ کی طرف سے اظہار معذرت

موٹر واٹر سپلائی خراب ہونے کی وجہ سے ربوہ میں کئی دنوں تک پانی کی سپلائی بند رہی ہے جس سے اہل ربوہ کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اب پھر پائپ لائن پھٹ جانے کی وجہ سے مورخہ ۲۳ [illegible] تک فراہمی آب بند رہی ہے پانی کی سپلائی بار بار بند ہونے کی وجہ ناقص موٹر اور پائپ لائن کے نقائص ہیں۔

اہل ربوہ کی اس شدید پریشانی کا انشاء اللہ تعالیٰ مستقل طور پر ازالہ دو تین ماہ تک ہو جائے گا (سیکرٹری بلدیہ ربوہ)

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ کا خوشکن نتیجہ

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ سے اس سال تیرہ طالبات نے ڈپلوما کا امتحان دیا تھا تمام طالبات اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئی ہیں۔ نیز دو طالبات پورے بورڈ میں اوّل اور دوم رہی ہیں پروین اختر صاحبہ ۳۴۱ نمبر اور بشریٰ منان صاحبہ ۳۴۰ نمبر حاصل کرکے بورڈ میں اوّل اور دوم رہی ہیں۔ اس اعلیٰ نتیجہ کے لئے ہیڈ مسٹرس صاحبہ اور سٹاف قابل مبارکباد ہیں تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے :-

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۵۷۰	پروین اختر	۳۴۱/۴۰۰
۵۷۱	رضیہ سلطانہ	۳۱۱
۵۷۲	بشریٰ منان	۳۴۰
۵۷۴	حفصہ فردوس	۳۱۶
۵۷۵	خالدہ پروین	۳۱۰
۵۷۶	بشریٰ ناہید	۳۱۶
۵۷۷	بشریٰ پروین	۳۱۱
۵۷۸	امۃ السلام	۲۸۷
۵۷۹	آمنہ بشیر	۲۹۸
۵۸۰	عذرا سلطانہ	۳۱۰
۵۸۱	امۃ القیوم	۳۱۱
۵۸۲	ناصرہ عبد الرحیم	۳۱۰

نیز مندرجہ ذیل طالبات نے ایک مضمون میں اڈیشنل امتحان پاس کیا ہے۔

۵۸۷	مریم صدیقہ	۱۳۸/۲۰۰
۵۸۸	کلثوم بیگم	۱۵۷
۵۸۹	امۃ النصیر	۱۵۹
۵۹۰	نصرت جہاں	۱۶۰

مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ضرورت ہے
مجھے ایک
کوالیفائڈ کمپونڈر
کی ضرورت ہے ضرورتمند
اصحاب اس پتہ پر ملیں
کیپٹن ڈاکٹر پیرزادہ گل حسن ایم بی بی ایس
محلہ دار العلوم ربوہ نزد ڈگری کالج ربوہ

دانت منجن نکل آئیے
مکرم مشتاق حسین صاحب آف کھچیاں نند رلیع
"اینٹی کیریز فار بےبیز"
کے متعلق لکھتے ہیں: "میری بچی ...
کو عرصہ ایک سال سے دانتوں کو
بہت درد تھا۔ کیڑا بھی لگا ہوا تھا
... علاج کروایا بہت
کامیاب رہا" مکمل کورس ۵/-
دانتوں کی امراض کا رسالہ مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ بائیوکیمک گولبازار ربوہ فون ۶۶

سب سے اعلیٰ مفید اور فائدہ بخش
تریاق سلیمانی
تبخیر معدہ بدہضمی۔ پیٹ درد۔ ہیضہ متلی قے اور اسہال
میں اس سے بہتر اور کوئی دوا نہیں۔
المنار دواخانہ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴